فتاویٰ امن پوری (قسط ۲۷۴)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

(سوال): کیا اللہ تعالیٰ کے لیے صفت ''ضحک'' (ہنسنا) ثابت ہے؟

(جواب): اللہ تعالیٰ کے لیے صفت ''ضحک'' ثابت ہے، جیسا کہ اس کی شان وعظمت کے لائق ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی صفات فعلیہ میں سے ہے، جنہیں صفات اختیاریہ بھی کہتے ہیں۔ ان کا تعلق اللہ تعالیٰ کی مشیت اور قدرت کے ساتھ ہیں، جب چاہے ان صفات سے متصف ہو اور جب چاہے متصف نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿إِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ﴾ (الحجّ : ۱۸)

''بلا شبہ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے، کرتا ہے۔''

اہل سنت والجماعت اللہ تعالیٰ کے لیے صفت ''ضحک'' ثابت کرتے ہیں، اس کی تاویل نہیں کرتے۔ بعض جو اہل سنت والجماعت کے عقائد سے منحرف ہیں، وہ اللہ تعالیٰ کی صفت ''ضحک'' کی تاویل رضا ورحمت سے کرتے ہیں۔

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

...... يَضْحَكَ اللّٰهُ مِنْهُ، فَإِذَا ضَحِكَ مِنْهُ ....

''......اللہ تعالیٰ اس (آخری جنتی کی دعا) پر ہنسے گا، جب اس کی بات پر ہنسے گا، تو......۔''

(صحیح البخاري : 7437، صحیح مسلم : 182)

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يَضْحَكُ اللّٰهُ إِلٰى رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ يَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ .

''اللہ تعالیٰ ان دو بندوں پر ہنستا ہے، جنہوں نے ایک دوسرے کو قتل کیا اور دونوں جنت میں چلے گئے۔''

(صحیح البخاري : 2826، صحیح مسلم : 1890)

❀ امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۳۱۱ھ) فرماتے ہیں:

بَابُ ذِكْرِ إِثْبَاتِ ضَحِكِ رَبِّنَا عَزَّ وَجَلَّ بِلَا صِفَةٍ تَصِفُ ضَحِكَهٗ، جَلَّ ثَنَاؤُهٗ، لَا وَلَا يُشَبِّهُ ضَحِكَهٗ بِضَحِكِ الْمَخْلُوقِينَ، وَضَحِكُهُمْ كَذٰلِكَ، بَلْ نُؤْمِنُ بِأَنَّهٗ يَضْحَكُ، كَمَا أَعْلَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَسْكُتُ عَنْ صِفَةِ ضَحِكِهٖ جَلَّ وَعَلَا، إِذِ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اسْتَأْثَرَ بِصِفَةِ ضَحِكِهٖ، لَمْ يُطْلِعْنَا عَلٰى ذٰلِكَ، فَنَحْنُ قَائِلُونَ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصَدِّقُونَ بِذٰلِكَ، بِقُلُوبِنَا مُنْصِتُونَ عَمَّا لَمْ يُبَيَّنْ لَنَا، مِمَّا اسْتَأْثَرَ اللّٰهُ بِعِلْمِهٖ .

''اس بات کا ذکر کہ ہمارا رب عزوجل ہنستا ہے، اس کے ہنسنے کی کیفیت معلوم نہیں، اس کا ہنسنا مخلوق کے ہنسنے کے مشابہ نہیں اور نہ مخلوق کا ہنسنا اللہ کے ہنسنے کے مشابہ ہے، بلکہ ہم ایمان لاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہنستا ہے، جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خبر دی ہے، ہم اس کے ہنسنے کی کیفیت بارے خاموشی اختیار کرتے

ہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ہنسنے کی کیفیت کا علم اپنے پاس رکھا ہے، ہمیں اس پر مطلع نہیں کیا۔ لہٰذا ہم وہی کہیں گے، جو نبی کریم ﷺ نے فرمایا اور دل سے اس کی تصدیق کریں گے اور جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے علم میں ہی رکھا اور نبی کریم ﷺ نے بھی ہمیں بیان نہیں کیا، تو ہم اس سے خاموشی اختیار کرتے ہیں۔''

(کتاب التّوحید: 563/2)

❁ امام ابوبکر، محمد بن حسین آجری رحمہ اللہ (۳۶۰ھ) فرماتے ہیں:

بَابُ الْإِيمَانِ بِأَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَضْحَكُ ...... اعْلَمُوا وَفَّقَنَا اللّٰهُ وَإِيَّاكُمْ لِلرَّشَادِ مِنَ الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ أَنَّ أَهْلَ الْحَقِّ يَصِفُونَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ بِمَا وَصَفَ بِهٖ نَفْسَهٗ عَزَّ وَجَلَّ وَبِمَا وَصَفَهٗ بِهٖ رَسُولُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِمَا وَصَفَهٗ بِهِ الصَّحَابَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَهٰذَا مَذْهَبُ الْعُلَمَاءِ مِمَّنِ اتَّبَعَ وَلَمْ يَبْتَدِعْ وَلَا يُقَالُ فِيهِ: كَيْفَ؟ بَلِ التَّسْلِيمُ لَهٗ، وَالْإِيمَانُ بِهٖ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَضْحَكُ كَذَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ صَحَابَتِهٖ وَلَا يُنْكِرُ هٰذَا إِلَّا مَنْ لَا يُحْمَدُ حَالُهٗ عِنْدَ أَهْلِ الْحَقِّ.

''اس پر ایمان لانے کا بیان کہ اللہ عزوجل ہنستا ہے۔...... اللہ تعالیٰ ہم سب کو قول و فعل میں ہدایت کی توفیق دے، جان لیجئے کہ اہل حق اللہ تعالیٰ کو ان صفات سے متصف کرتے ہیں، جن سے اللہ تعالیٰ نے خود کو متصف کیا ہے، یا اس کے رسول ﷺ نے اسے متصف کیا ہے، یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے متصف کیا

ہے۔ یہ ان علما کا مذہب ہے، جنہوں نے دین کا اتباع کیا، نہ کہ دین میں بدعات ایجاد کیں۔ صفت ضحک میں کیفیت بارے سوال نہیں کیا جائے گا، بلکہ اسے تسلیم کیا جائے اور اس پر ایمان لایا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ ہنستا ہے۔ نبی کریم ﷺ اور صحابہ سے یہی مروی ہے۔ اس کا انکار وہی کرتے ہیں، جن کے متعلق اہل حق اچھی رائے نہیں رکھتے۔''

(الشّریعة : 1051/2)

(سوال): ایک شخص کے پاس اتنا کم پانی ہے کہ اس سے تمام اعضائے وضو نہیں دھوئے جا سکتے، تو وہ کیا کرے؟

(جواب): اسے چاہیے کہ تیمّم کر لے۔

(سوال): تین طلاقیں اکھٹی دینا شریعت کی نظر میں کیسا ہے؟

(جواب): قطع نظر اس کے کہ تین اکھٹی طلاقیں واقع ہوتی ہیں یا نہیں، تین طلاقیں اکھٹی دینا دین کے ساتھ کھلواڑ ہے، نبی کریم ﷺ نے اس پر سخت نکیر فرمائی ہے۔

❁ سیدنا محمود بن لبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

أُخْبِرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهٗ ثَلَاثَ تَطْلِيقَاتٍ جَمِيعًا، فَقَامَ غَضْبَانًا ثُمَّ قَالَ : أَيُلْعَبُ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَأَنَا بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ؟ .

''رسول اللہ ﷺ کو بتایا گیا کہ ایک شخص نے بیوی کو تین اکھٹی طلاقیں دے دی ہیں، تو آپ ﷺ غصے میں کھڑے ہوئے اور فرمایا: کیا میری موجودگی میں احکام الٰہیہ سے کھلواڑ کیا جا رہا ہے؟''

(سنن النّسائي :3401، وسندہٗ حسنٌ)

حافظ ابن دقیق العید رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''صحیح'' کہا ہے۔

(الإلمام بأحاديث الأحكام :541/1)

علامہ ابن ترکمانی حنفی رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''صحیح'' کہا ہے۔

(الجَوهر النّقي :333/7)

قرآن کریم نے طلاق کا جو طریقہ بیان کیا ہے، اس میں تین طلاقیں اکٹھی دینے کا ثبوت نہیں۔ یہ طلاق کا بدعی طریقہ ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ﴾ (البقرۃ : ۲۲۹)

''طلاق (رجعی) دو مرتبہ ہے۔''

سوال: ایک شخص کے پاس پانی موجود تھا، مگر وہ بھول گیا اور تیمّم کر کے نماز پڑھ لی، بعد میں یاد آیا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: اس کی نماز درست ہے، تیمّم سے طہارت حاصل ہو گئی۔

سوال: ایک شخص نے نماز عشاء کے بعد بیوی سے مجامعت کی اور بغیر غسل کیے سو گیا، صبح سے پہلے فوت ہو گیا، تو کیا اس پر غسل واجب ہے اور کیا وہ گناہ گار ہو گا؟

جواب: جنبی کے لیے سونے سے پہلے غسل کرنا ضروری نہیں، بلکہ اس کے لیے جائز ہے کہ وہ بغیر غسل کیے سو جائے اور نماز فجر کے وقت غسل کر لے۔

عبد اللہ بن ابی قیس رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا:

كَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ فِي الْجَنَابَةِ؟ أَكَانَ يَغْتَسِلُ قَبْلَ أَنْ يَنَامَ؟ أَمْ

يَنَامُ قَبْلَ أَنْ يَغْتَسِلَ؟ قَالَتْ : كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ، رُبَّمَا اغْتَسَلَ فَنَامَ، وَرُبَّمَا تَوَضَّأَ فَنَامَ، قُلْتُ : الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً .

''رسول اللہ ﷺ حالت جنابت میں کیا کرتے تھے، غسل کر کے سوتے تھے یا پہلے سو جاتے پھر غسل کرتے؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: دونوں طرح کر لیتے تھے، کبھی غسل کر کے سوتے، تو کبھی صرف وضو کر کے سو جاتے (اور بیدار ہو کر غسل کر لیتے) میں نے کہا: اللہ کا شکر ہے کہ جس نے اس معاملہ میں وسعت رکھی ہے۔''

(صحیح مسلم :307)

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں؛

إِنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِيهِ، وَهِيَ تَسْمَعُ مِنْ وَّرَاءِ الْبَابِ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ، تُدْرِكُنِي الصَّلَاةُ وَأَنَا جُنُبٌ، أَفَأَصُومُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «وَأَنَا تُدْرِكُنِي الصَّلَاةُ وَأَنَا جُنُبٌ، فَأَصُومُ»، فَقَالَ : لَسْتَ مِثْلَنَا، يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ، فَقَالَ : «وَاللّٰهِ، إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ، وَأَعْلَمَكُمْ بِمَا أَتَّقِي» .

''ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، میں دروازے کی اوٹ

سے سن رہی تھی، اس نے عرض کیا: میں نماز کے وقت جنبی ہوتا ہوں تو کیا اسی حالت میں روزہ رکھ لوں؟ فرمایا: میں بھی نماز کے وقت جنبی ہوتا ہوں اور روزہ رکھ لیتا ہوں، عرض کیا: اللہ کے رسول! اللہ نے آپ کی اگلی پچھلی لغزشیں معاف کردی ہیں۔ آپ ہمارے جیسے نہیں۔ فرمایا: اللہ کی قسم! امید ہے کہ میں آپ سے زیادہ اللہ سے ڈرتا ہوں اور بہتر جانتا ہوں کہ تقوی کیا ہے۔''

(صحیح مسلم :79/1110)

❁ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں؛

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِّنْ جِمَاعٍ، لَا مِنْ حُلُمٍ، ثُمَّ لَا يُفْطِرُ وَلَا يَقْضِي .

''رسول اللہ ﷺ جماع کی وجہ سے جنبی ہوتے، اسی حالت میں صبح ہو جاتی، لیکن آپ نہ روزہ چھوڑتے، نہ قضا دیتے۔''

(صحیح مسلم :77/1109)

لہٰذا جو حالت جنابت میں سو گیا اور صبح سے پہلے فوت ہو گیا، اس پر کوئی گناہ نہیں، نہ اس پر غسل واجب ہے، کیونکہ اب وہ مکلّف نہیں رہا۔

سوال: عورت ماہواری سے فارغ ہوئی، پانی میسر نہیں، تو کیا کرے؟

جواب: ماہواری کے بعد پانی میسر نہ ہو، تو تیمّم کرے گی۔

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَلَمْ تَجِدُوْا مَاءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَأَيْدِيْكُمْ﴾ (النساء : ٤٣، المائدة : ٦)

”پانی میسر نہ ہو،تو پاک مٹی سے تیمّم کرلیں، چہرے اور ہاتھوں کا مسح کرلیں۔“

معلوم ہوا کہ پانی نہ ملے، تو پاک مٹی سے تیمّم کرنا ضروری ہے، اسلاف امت یہی کہتے ہیں:

① مطر وراق رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

سَأَلْتُ الْحَسَنَ وَعَطَاءً عَنِ الرَّجُلِ تَكُونُ مَعَهُ امْرَأَتُهُ فِي سَفَرٍ، فَتَحِيضُ، ثُمَّ تَطْهُرُ، وَلَا تَجِدُ الْمَاءَ، قَالَا : تَتَيَمَّمُ وَتُصَلِّي، قَالَ : قُلْتُ لَهُمَا : يَطَؤُهَا زَوْجُهَا ؟ قَالَا : نَعَمْ، الصَّلَاةُ أَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ .

”میں نے حسن بصری اور عطاء بن ابی رباح رحمہما اللہ سے پوچھا کہ عورت شوہر کے ہمراہ سفر میں ہو، اسے ماہواری آجائے، پھر وہ پاک ہو جائے، لیکن اسے پانی نہ ملے (تو کیا کرے؟) فرمانے لگے: تیمّم کر کے نماز پڑھے۔ عرض کیا: اس کا خاوند اس سے تعلق قائم کر سکتا ہے؟ فرمایا: نماز اس سے بڑا عمل ہے۔“

(سنن الدارمي : 1213، وسندهٗ حسنٌ)

② حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا بَأْسَ أَنْ يَغْشَى الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ، وَلَيْسَ بِحَضْرَتِهٖ مَاءٌ، إِذَا طَهُرَتْ مِنْ حَيْضَتِهَا فِي سَفَرٍ إِذَا تَيَمَّمَتْ .

”اگر سفر میں ماہواری سے پاک ہو جائے اور پانی نہ ملنے پر تیمّم کر لے، تو خاوند اس سے تعلق قائم کر سکتا ہے، کوئی حرج نہیں۔“

(السّنن الكبرٰى للبيهقي :310/1، وسندهٗ حسنٌ)

③ امام مالک رحمہ اللہ سے سوال ہوا، تو فرمایا:

لِتَتَيَمَّمْ، فَإِنَّ مَثَلَهَا مَثَلُ الْجُنُبِ، إِذَا لَمْ يَجِدْ مَاءً تَيَمَّمَ .

''اس صورت میں عورت تیمّم کرے، کیونکہ اس کا حکم جنبی کا سا ہے، جب اسے پانی نہیں ملتا، تو وہ تیمّم ہی کرتا ہے۔''

(المؤطّأ :59/1)

④ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

قَوْلُ عَامَّةِ الفُقَهَاءِ : أَنَّ الْجُنُبَ، وَالْحَائِضَ إِذَا لَمْ يَجِدَا الْمَاءَ تَيَمَّمَا وَصَلَّيَا .

''اکثر فقہا کا قول ہے کہ جنبی اور حائضہ اگر پانی نہ پائیں، تو تیمّم کر کے نماز پڑھیں گے۔''

(سنن التّرمذي، تحت الحديث : 124)

نفاس والی عورت کا بھی یہی حکم ہے۔

سوال: کیا حائضہ دینی کتب کو چھو سکتی ہے؟

جواب: حائضہ یا جنبی دینی کتب کو چھو بھی سکتے ہیں اور پڑھ بھی سکتے ہیں، البتہ قرآن کریم کی تلاوت نہیں کر سکتے، نہ مصحف ہاتھ میں پکڑ کر، نہ زبانی۔

سوال: کیا غسل میں ہر عضو کو تین تین مرتبہ دھونا ضروری ہے؟

جواب: نہیں، البتہ تمام اعضا کو تر کرنا ضروری ہے۔

سوال: کیا مشت زنی سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: بلاشبہ جلق (مشت زنی) ناجائز، حرام اور لغو حرکت ہے۔ یہ انتہائی قبیح اور

رسوا کن گناہ ہے۔ دین ودنیا کے لیے نقصان دہ ہے۔ اس سے قوائے جسمانی کمزور ہو جاتے ہیں، قبل از وقت بڑھاپا چھا جاتا ہے۔ چہرے کی رعنائی ختم ہو جاتی ہے۔ نامردی اور بانجھ پن کا سبب ہے۔ نسیان کا مرض لاحق ہوسکتا ہے۔ اعصابی، دماغی اور جسمانی صلاحیتیں ختم ہو جاتی ہیں۔

❁ علامہ قرطبی رحمہ اللہ (۶۷۱ھ) فرماتے ہیں:

عَامَّةُ الْعُلَمَاءِ عَلٰى تَحْرِيمِهٖ، وَقَالَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ : إِنَّهٗ كَالْفَاعِلِ بِنَفْسِهٖ، وَهِيَ مَعْصِيَةٌ أَحْدَثَهَا الشَّيْطَانُ وَأَجْرَاهَا بَيْنَ النَّاسِ حَتّٰى صَارَتْ قِيلَةً، وَيَا لَيْتَهَا لَمْ تُقَلْ، وَلَوْ قَامَ الدَّلِيلُ عَلٰى جَوَازِهَا لَكَانَ ذُو الْمُرُوءَةِ يُعْرِضُ عَنْهَا لِدَنَاءَتِهَا .

”اکثر اہل علم مشت زنی کو حرام سمجھتے ہیں، بعض اہل علم نے تو کہا ہے کہ یہ اپنے ہی ساتھ زنا کرنے کے مترادف ہے۔ یہ معصیت ہے، اسے شیطان نے ایجاد کیا اور لوگوں میں جاری کر دیا، یہاں تک کہ یہ ایک بحث ومباحثہ بن چکا ہے، کاش کہ اس پر گفتگو ہی نہ کی جاتی۔ اگر اس کے جواز پر دلیل بھی قائم ہو جائے، تب بھی معزز لوگ اس کے گھٹیا پن کی وجہ سے اس سے اعراض کریں گے۔“

(تفسير القرطبي : 106/12)

روزہ میں کوئی مشت زنی کر لے، تو حرام اور کبیرہ گناہ تو ہے ہی، مگر اس کا روزہ باقی رہے گا یا نہیں؟ یہ ایک فقہی مسئلہ ہے۔

بعض اہل علم کہتے ہیں کہ روزے میں مشت زنی کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ ان کے مدنظر یہ دلیل ہے:

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

يَتْرُكُ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ وَشَهْوَتَهُ مِنْ أَجْلِي .

''میرا بندا میرے لیے کھانا پینا اور شہوت ترک کر دیتا ہے۔''

(صحيح البخاري : 1894، صحيح مسلم :1151)

❀ علامہ سمرقندی حنفی رحمہ اللہ (۵۴۰ھ) فرماتے ہیں:

لَوِ اسْتَمْنٰى بِالْكَفِّ فَأَنْزَلَ فَإِنَّهُ يُفْسِدُ لِأَنَّهُ اقْتَضٰى شَهْوَتَهُ بِفِعْلِهٖ .

''اگر کسی نے ہاتھ کے ساتھ مشت زنی کی اور انزال ہو گیا، تو اس کا روزہ فاسد ہو جاتا ہے، کیونکہ اس نے مشت زنی کے ساتھ اپنی شہوت پوری کر لی ہے۔''

(تحفة الفقهاء، ص 358)

بے شک مشت زنی کے ساتھ شہوت پوری کرنا جائز نہیں، مگر اس سے روزہ ٹوٹنے کا استدلال بھی درست نہیں، کیونکہ مشت زنی صورتاً اور معنیً جماع نہیں ہے۔

❀ عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِنْ أَمْنَى الصَّائِمُ أَفْطَرَ .

''اگر روزہ دار (مشت زنی کے ذریعے) منی خارج کر دے، تو اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔'' (مصنّف ابن أبي شيبة : 9482، وسندهٗ صحيحٌ)

❀ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

أَمَّا مَنِ اسْتَمْنٰى فَأَنْزَلَ فَإِنَّهُ يُفْطِرُ .

''جس نے مشت زنی کی اور انزال ہو گیا، تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔''

(مَجموع الفتاویٰ: 224/25)

۞ علامہ رافعی رحمہ اللہ (۶۲۳ھ) فرماتے ہیں:

اَلْمَنِيُّ إِنْ خَرَجَ بِالْاِسْتِمْنَاءِ أَفْطَرَ وَإِنْ خَرَجَ بِمُجَرَّدِ الْفِكْرِ وَالنَّظْرِ فَلَا.

''منی اگر مشت زنی سے خارج ہو، تو روزہ ٹوٹ جائے گا اور اگر محض سوچنے اور دیکھنے سے خارج ہو، تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔''

(الشّرح الكبير: 388/6)

۞ علامہ ابن ابی العز حنفی رحمہ اللہ (۷۹۲ھ) فرماتے ہیں:

«كَالْمُسْتَمْنِي بِالْكَفِّ عَلٰى مَا قَالُوا» يَعْنِي لَا يُفْطِرُ وَفِيهِ نَظَرٌ، قَالَ فِي الذَّخِيرَةِ: هٰذَا قَوْلُ أَبِي بَكْرٍ وَّأَبِي الْقَاسِمِ، وَعَامَّةُ الْمَشَايِخِ عَلٰى خِلَافِهٖ، وَهُوَ قَوْلُ الْأَئِمَّةِ الثَّلَاثَةِ، قَالَ فِي الْيَنَابِيعِ: وَهُوَ الْمُخْتَارُ.

''اسی طرح ہتھیلی سے مشت زنی کرنے والے کا روزہ نہیں ٹوٹتا۔'' جبکہ یہ موقف محل نظر ہے۔ ''ذخیرہ'' میں لکھا ہے: یہ ابو بکر اور ابو القاسم کا موقف ہے۔ مگر اکثر مشائخ اس کے خلاف ہیں، ائمہ ثلاثہ کا بھی یہی موقف ہے۔ ''ینابیع'' میں مندرج ہے کہ یہی مختار قول ہے۔''

(التّنبيه على مشكِلات الهِداية: 207/9، البِناية للعيني: 330/2)

۞ علامہ طحطاوی حنفی رحمہ اللہ (۱۲۳۱ھ) فرماتے ہیں:

لَوِ اسْتَمْنٰى بِكَفِّهٖ فَعَامَّةُ الْمَشَايِخِ أَفْتَوْا بِفَسَادِ الصَّوْمِ وَهُوَ الْمُخْتَارُ.

''اگر کوئی ہاتھ سے مشت زنی کرے، تو اکثر مشائخ فتویٰ دیتے ہیں کہ اس کا

روزہ فاسد ہو جاتا ہے، یہی مختار قول ہے۔‘‘

(حاشية الطّحطاوي على مَراقي الفلاح، ص 658)

راجح مؤقف:

راجح مؤقف یہی معلوم ہوتا ہے کہ مشت زنی سے روزہ نہیں ٹوٹتا، کیونکہ اس پر کوئی دلیل نہیں۔ اسے جماع پر قیاس کرنا کئی وجوہ سے درست نہیں۔ جماع سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے، اس پر کفارہ ہے، جن اہل علم کے نزدیک مشت زنی سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، وہ اس پر کفارہ واجب نہیں سمجھتے۔

۞ علامہ البانی رحمہ اللہ (۱۴۲۰ھ) فرماتے ہیں:

لَوْ كَانَ هٰذَا صَحِيحًا لَكَانَ إِيجَابُ الْكَفَّارَةِ فِي الْإِسْتِمْنَاءِ أَوْلٰى مِنْ إِيجَابِهَا عَلَى الْإِيلَاجِ بِدُونِ إِنْزَالٍ وَهُمْ لَا يَقُولُونَ أَيْضًا بِذٰلِكَ، فَتَأَمَّلْ تَنَاقُضَ الْقِيَاسِيِّينَ!

’’اگر یہ مؤقف صحیح ہوتا، تو بغیر انزال کے دخول پر کفارہ کے واجب ہونے کی بہ نسبت مشت زنی پر کفارہ واجب قرار دینا زیادہ اولیٰ ہوتا، جبکہ یہ لوگ اس کے قائل نہیں ہیں، تو قیاس والوں کے تناقض پر ذرا غور کیجئے۔‘‘

(تمام المنّة، ص 419)

۞ علامہ ابن حزم رحمہ اللہ (۴۵۶ھ) فرماتے ہیں:

مِمَّنْ يُنْقِضُ الصَّوْمَ بِالْإِنْزَالِ لِلْمَنِيِّ إِذَا تَعَمَّدَ اللَّذَّةَ، وَلَمْ يَأْتِ بِذٰلِكَ نَصٌّ، وَلَا إِجْمَاعٌ، وَلَا قَوْلُ صَاحِبٍ، وَلَا قِيَاسٌ.

’’بعض اہل علم کے نزدیک اس شخص کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے، جو جان بوجھ کر منی

خارج کرتا ہے۔ جبکہ اس پر کوئی نص، اجماع، قول صحابی یا قیاس نہیں ہے۔''

(المُحلّٰی بالآثار: 338/4)

❁ محدث البانی رحمہ اللہ (۱۴۲۰ھ) فرماتے ہیں:

لَا دَلِيلَ عَلَى الْإِبْطَالِ بِذٰلِكَ وَإِلْحَاقُهٗ بِالْجِمَاعِ غَيْرُ ظَاهِرٍ وَلِذٰلِكَ قَالَ الصَّنْعَانِيُّ : الْأَظْهَرُ أَنَّهٗ لَا قَضَاءَ وَلَا كَفَّارَةَ إِلَّا عَلٰى مَنْ جَامَعَ وَإِلْحَاقُ غَيْرِ الْمُجَامِعِ بِهٖ بَعِيدٌ، وَإِلَيْهِ مَالَ الشَّوْكَانِيُّ وَهُوَ مَذْهَبُ ابْنِ حَزْمٍ .

''مشت زنی سے روزہ باطل ہونے پر کوئی دلیل نہیں اور اسے جماع پر قیاس کرنا درست نہیں، اسی لیے امیر صنعانی رحمہ اللہ نے فرمایا: درست بات یہی ہے کہ قضا اور کفارہ صرف جماع کرنے والے پر ہے۔ اس کے علاوہ کسی اور کو جماع کرنے والے پر قیاس کرنا بعید ہے۔ علامہ شوکانی رحمہ اللہ کا میلان بھی اسی طرف ہے اور علامہ ابن حزم رحمہ اللہ کا بھی یہی مذہب ہے۔''

(تمام المِنّة، ص 418)

فائدہ:

❁ ثقہ فقیہ، جابر بن زید رحمہ اللہ (۹۳ھ) کے بارے میں ہے:

عَنْ رَجُلٍ نَظَرَ إِلَى امْرَأَتِهٖ فِي رَمَضَانَ فَأَمْنٰى مِنْ شَهْوَتِهَا، هَلْ يُفْطِرُ؟ قَالَ : لَا، وَيُتِمُّ صَوْمَهٗ .

''آپ رحمہ اللہ سے اس شخص کے متعلق پوچھا گیا، جو رمضان میں اپنی بیوی کی طرف دیکھتا ہے، شہوت کی وجہ سے اس کی منی خارج ہو جاتی ہے، تو کیا اس کا

روزہ ٹوٹ جائے گا؟ فرمایا: نہیں۔ وہ روزہ پورا کرے۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : 9480، وسندهٗ حسنٌ)

(سوال): درج ذیل اثر کی استنادی حیثیت کیا ہے؟

❁ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں ہے کہ ان سے ایک نوجوان نے کہا:

يَا ابْنَ عَبَّاسٍ إِنِّي غُلَامٌ شَابٌّ أَجِدُ غِلْمَةً شَدِيدَةً فَأَدْلُكُ ذَكَرِي حَتّٰى أُنْزِلَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : خَيْرٌ مِنَ الزِّنَا، وَنِكَاحُ الْأَمَةِ خَيْرٌ مِنْهُ .

''ابن عباس! میں نوجوان ہوں، مجھے شدید شہوت آتی ہے، کیا میں مشت زنی کر کے انزال کر سکتا ہوں؟ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ زنا سے بہتر ہے اور اس سے بہتر یہ ہے کہ لونڈی سے نکاح کر لیا جائے۔''

(السنن الكبرىٰ للبيهقي :14133)

(جواب): اس کی سند ضعیف ہے۔ ابوالزبیر مکی رحمہ اللہ کا عنعنہ ہے۔

❁ مصنف عبدالرزاق (۱۳۵۹۰) اور مصنف ابن ابی شیبہ (۱۷۴۹۸) والی سند بھی ضعیف ہے۔ اس میں سفیان بن عیینہ کا عنعنہ ہے۔

❁ مصنف عبدالرزاق (۱۳۵۸۸) والی سند بھی ضعیف ہے۔ اس میں اعمش اور عبدالرزاق بن ہمام کا عنعنہ ہے۔

❁ سنن کبری بیہقی (۱۴۱۳۲) والی سند سفیان ثوری کے عنعنہ اور مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔

❁ حافظ بیہقی رحمہ اللہ نے اسے مرسل (ضعیف) کہا ہے۔

(سوال): کیا وضو کے لیے قبلہ رخ ہونا ضروری ہے؟

(جواب): وضو کے لیے قبلہ رخ ہونے کی کوئی شرعی حیثیت نہیں۔ یہ بے اصل بات ہے، کتاب اللہ پر زیادتی ہے، کیونکہ شرعی نصوص میں ایسی کوئی شرط نہیں لگائی گئی۔ لہٰذا اگر کوئی اسے سنت سمجھ کر اپناتا ہے، تو یہ بدعت کہلائے گا۔

۞ علامہ شاطبی رحمہ اللہ (۷۹۰) فرماتے ہیں:

فِي كَثِيرٍ مِّنَ الْأُمُورِ يَسْتَحْسِنُونَ أَشْيَاءَ، لَمْ يَأْتِ فِي كِتَابٍ وَّلَا سُنَّةٍ وَّلَا عَمِلَ بِأَمْثَالِهَا السَّلَفُ الصَّالِحُ، فَيَعْمَلُونَ بِمُقْتَضَاهَا وَيُثَابِرُونَ عَلَيْهَا، وَيُحَكِّمُونَهَا طَرِيقًا لَّهُمْ مَّهْيَعًا وَّسُنَّةً لَّا تُخْلِفُ، بَلْ رُبَّمَا أَوْجَبُوهَا فِي بَعْضِ الْأَحْوَالِ.

''اہل بدعت بیسیوں ان کاموں کو مستحب جانتے ہیں، جن پر کتاب وسنت میں دلیل ہی نہیں اور نہ سلف نے وہ کام کئے ہیں۔ بدعتی اس طرح کے کام دوام کے ساتھ کرتے ہیں اور انہیں اپنے لیے واضح راستہ اور سنت غیر معارضہ سمجھتے ہیں، بلکہ بعض اوقات اسے واجب بھی قرار دیتے ہیں۔''

(الاعتصام: 212/1)

(سوال): کیا برہنہ ہو کر وضو جائز ہے؟

(جواب): جائز ہے۔

(سوال): جنبی کے پسینے کا کیا حکم ہے؟

(جواب): جنبی کا پسینہ نجس نہیں۔ اس کا پسینہ کپڑوں یا کسی کی جسم کو لگ جائے، تو ناپاک نہیں ہوتا۔

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَهُ وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ: فَانْخَنَسْتُ فَاغْتَسَلْتُ ثُمَّ جِئْتُ فَقَالَ: أَيْنَ كُنْتَ أَوْ أَيْنَ ذَهَبْتَ؟ قُلْتُ: إِنِّي كُنْتُ جُنُبًا، قَالَ: إِنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجُسُ.

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کی ملاقات ہوئی۔ اس وقت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جنبی تھے، کہتے ہیں: میں واپس لوٹ گیا اور غسل کر کے واپس آیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: تم کہاں چلے گئے تھے؟، عرض کیا: میں جنبی تھا، فرمایا: مسلمان نجس نہیں ہوتا۔''

(صحيح البخاري: 283، صحيح مسلم: 371، المنتقى لابن الجارود: 96)

❀ حافظ نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

سُؤْرُهَا وَعَرَقُهَا طَاهِرَانِ وَهٰذَا كُلُّهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَقَدْ نَقَلَ ابْنُ جَرِيرٍ إِجْمَاعَ الْمُسْلِمِينَ عَلٰى هٰذَا وَدَلَائِلُهُ فِي الْأَحَادِيثِ الصَّحِيحَةِ ظَاهِرَةٌ مَشْهُورَةٌ.

''حائضہ کا جھوٹا اور اس کا پسینہ طاہر ہے، ان سب باتوں پر اتفاق ہے۔ امام ابن جریر رحمہ اللہ نے اس پر مسلمانوں کا اجماع نقل کیا ہے، صحیح احادیث میں اس کے دلائل واضح اور مشہور ہیں۔''

(المَجموع شرح المهذب: 543/2)

حائضہ اور جنبی کا حکم ایک ہے۔

سوال: بعض لوگ اس حدیث سے ثابت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ذات کے اعتبار سے ہر جگہ ہے، اس کی کیا حقیقت ہے؟

❁ عبداللہ بن معاویہ غاضری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَنْ یَّعْلَمَ أَنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ مَعَہٗ حَیْثُ کَانَ .

''(ہر آدمی) جان لے کہ اللہ اس کے ساتھ ہے، وہ جہاں کہیں بھی ہو۔''

(المُعجم الصّغیر للطّبراني : 555، الآحاد والمثاني لابن أبي عاصم : 1062/2، وسندہٗ صحیحٌ)

(جواب): اس سے مراد اللہ تعالیٰ کا علم اور قدرت ہے۔ اللہ کی ذات عرش پر بلند ہے اور اس کا علم وقدرت ہر جگہ ہے، کوئی چیز اس کی قدرت اور علم سے باہر نہیں۔

❁ اس حدیث کے تحت امام محمد بن یحییٰ ذہلی رحمہ اللہ (۲۵۸ھ) فرماتے ہیں:

یُرِیدُ أَنَّ اللّٰہَ عِلْمَہٗ مُحِیطٌ بِکُلِّ مَا کَانَ وَاللّٰہُ عَلَی الْعَرْشِ .

''اس کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ کا علم تمام اشیا کو محیط ہے اور اللہ عرش پر ہے۔''

(العلوّ للعليّ الغفّار للذّھبي : 1147/2، وسندہٗ حسنٌ)

❁ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

کُلُّ مَنْ قَالَ : إِنَّ اللّٰہَ بِذَاتِہٖ فِي کُلِّ مَکَانٍ فَھُوَ مُخَالِفٌ لِّلْکِتَابِ وَالسُّنَّۃِ وَإِجْمَاعِ ھٰذِہِ الْأُمَّۃِ وَأَئِمَّتِھَا، مَعَ مُخَالَفَتِہٖ لِمَا فَطَرَ اللّٰہُ عَلَیْہِ عِبَادَہٗ، وَلِصَرِیحِ الْمَعْقُولِ، وَلِلْأَدِلَّۃِ الْکَثِیرَۃِ، وَھٰؤُلَاءِ یَقُولُونَ أَقْوَالًا مُتَنَاقِضَۃً .

''جو کہے کہ اللہ اپنی ذات کے اعتبار سے ہر جگہ ہے، وہ قرآن وسنت اور امت مسلمہ کے علما اور ائمہ دین کے اجماع کا مخالف ہے۔ ساتھ ساتھ وہ فطرت کی بھی مخالفت کرتا ہے کہ جس پر اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو پیدا کیا ہے۔ ایسا

شخص صریح عقلی دلائل اور دیگر بہت سے دلائل کی بھی مخالفت کرتا ہے۔ایسے لوگ متناقض باتیں کرتے ہیں۔''

(مَجموع الفتاویٰ :5/230)

(سوال): مندرجہ ذیل روایت کی سند کیسی ہے؟

❁ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منسوب ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ ابْنَ آدَمَ خُلِقَ عَلٰى صُورَةِ الرَّحْمٰنِ .

''ابن آدم کو رحمٰن کی صورت کے مطابق تخلیق کیا گیا ہے۔''

(السّنّة لابن أبي عاصم : 517، التّوحید لابن خزیمة :1/85)

1:روایت ضعیف ومرسل ھے۔

① اعمش مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

② حبیب بن ابی ثابت بھی مدلس ہیں اور عن سے بیان کر رہے ہیں۔

③ حبیب بن ابی ثابت کی عطاء سے روایت میں کلام ہے۔

❁ امام یحییٰ بن سعید قطان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَطَاءٍ لَيْسَتْ بِمَحْفُوظَةٍ .

''حبیب بن ابی ثابت کی عطاء سے (کئی) روایات غیر محفوظ ہیں۔''

(الضّعفاء الکبیر للعُقَیلي :1/263، وسندہٗ صحیحٌ)

نیز اس حدیث کو عطاء بن ابی رباح کی مرسل قرار دینا ہی درست ہے، موصول بیان کرنا خطا ہے، جیسا کہ امام دارقطنی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے۔

(علل الدّارقطني :3077)

(سوال): عرفہ کے دن اللہ تعالیٰ حاجیوں کے قریب ہوتا ہے، کیا اس قربت سے حقیقی

قربت مراد ہے؟

(جواب): عرفہ کے دن اللہ تعالیٰ حاجیوں کے قریب ہوتا ہے۔

❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرَ مِنْ أَنْ يُعْتِقَ اللّٰهُ فِيهِ عَبْدًا مِنَ النَّارِ، مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ، وَإِنَّهُ لَيَدْنُو، ثُمَّ يُبَاهِي بِهِمِ الْمَلَائِكَةَ، فَيَقُولُ: مَا أَرَادَ هٰؤُلَاءِ؟.

''اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ عرفہ کے دن اپنے بندوں کو جہنم سے آزاد کرتا ہے اور (عرفہ والے حاجیوں کے) قریب ہوتا ہے، پھر ان کے ذریعے فرشتوں پر فخر کرتا ہے اور کہتا ہے: ان (حاجیوں) کی کیا چاہت ہے؟''

(صحيح مسلم: 1348)

یہ قرب حقیقی ہے، جیسے اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق ہے۔

بعض اس کی تاویل کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت قریب ہوتی ہے یا اللہ کے فرشتے قریب ہوتے ہیں۔ یہ سب تاویلیں درست نہیں۔

جس طرح اللہ تعالیٰ رات کے آخری پہر آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے اور وہ نزول حقیقی ہے، تو اسی طرح اللہ تعالیٰ عرفہ کے دن حاجیوں کے قریب ہوتا ہے اور یہ قرب بھی حقیقی ہے، اس پر ایمان لانا ضروری ہے، اس کی تفصیل میں پڑنے کی ضرورت نہیں۔ یہی عافیت کا راستہ ہے، کیونکہ خالق کو مخلوق پر قیاس نہیں کیا جا سکتا۔

❀ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَّهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ﴾ (الشّوریٰ: ۱۱)

''اس کی مثل کوئی شے نہیں ہے اور وہ خوب سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔''